36856- عید میں کی جانے والی غلطیاں

سوال

عیدین میں کونسی غلطیاں اور خطائیں ہیں جن سے ہمیں مسلمانوں کو بچنے کا کہنا چاہیے ؟
ہم بعض وہ تصرفات دیکھتے ہیں جو ہمیں پسند نہیں، مثلا نماز عید کے بعد قبرستان جانا، اور عید کی رات کو عبادت کے لیے شب بیداری کرنا.. ؟

پسندیدہ جواب

عید آنے کی خوشی میں بعض لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور شریعت سے جہالت کی بنا پر کچھ امور اور تصرفات کرتے ہیں، جن پر تنبیہ کرنا ضروری ہے، ان میں کچھ امور درج ذیل ہیں :

1- بعض لوگ عید رات عبادت کے لیے شب بیداری کرنا مشروع سمجھتے ہیں.

بعض لوگوں کا اعتقاد ہے کہ عید کی رات عبادت کے لیے شب بیداری کرنا مشروع ہے ، یہ کام بدعات میں شامل ہوتا ہے جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، بلکہ اس کے متعلق ایک ضعیف روایت پیش کی جاتی ہے :

"جس نے عید کی رات شب بیداری کی دل مردے ہونے والے دن اس کا دل مردہ نہیں ہوگا"

یہ حدیث صحیح نہیں، یہ دو طریق سے مروی ہے، ان میں سے ایک طریق تو موضوع اور دوسرا بہت زیادہ ضعیف ہے .

دیکھیں : سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی حدیث نمبر (520–521).

لہذا عید کی رات کو باقی راتوں میں قیام کے لیے مخصوص کرنا مشروع نہیں، لیکن اگر کسی شخص کی ہر رات کو قیام کی عادت ہے اس کے لیے عید کی رات بھی قیام کرنے میں کوئی حرج نہیں.

2- عید الفطر اور عید الاضحی کے روز قبرستان کی زیارت کرنا :

یہ تو عید کے مقاصد خوشی و سرور اور اس کے شعار فرحت کے مناقض ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف رحمہ اللہ کے طریقہ کے بھی مخالف ہے، کیونکہ یہ تو اس نہی میں شامل ہوتا ہے، جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو میلہ گاہ بنانے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ کسی معین وقت اور معروف موسم میں قبرستان جانا قبروں کو میلہ گاہ بنانے کے معانی میں شامل ہوتا ہے، اہل علم نے یہی بیان کیا ہے.

دیکھیں : احکام الجنائز و بدعہا للالبانی صفحہ (219–258).

3- باجماعت نماز ادا نہ کرنا، اور نمازوں کے وقت سوئے رہنا :

بہت افسوس کی بات ہے کہ آپ کچھ مسلمانوں کو عید کے روز سو کر نماز ضائع کرتے ہوئے دیکھیں گے، وہ سو کر نماز باجماعت تک ترک کر دیتے ہیں، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"ہمارے اور ان (مشرکوں) کے مابین حد فاصل اور معاہدہ نماز ہے، لہذا جو شخص بھی نماز ترک کرتا ہے اس نے کفر کیا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2621) سنن نسائی حدیث نمبر (463) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"منافقین کے لیے سب سے مشکل اور بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے، اگر انہیں علم ہو کہ اس میں کیا ہے تو وہ اس کے لیے ضرور آئیں، چاہے سرین کے بل گھسٹ کر ہی، میں نے ارادہ کیا ہے کہ نماز کا حکم دوں اور نماز کے لیے اقامت کہی جائے، اور پھر میں ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، اور پھر خود کچھ ایسے آدمیوں کو جن کے ساتھ ایندھن ہو اپنے ساتھ ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوئے اور ان کو گھروں سمیت جلا کر راکھ کر دوں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (651).

4- عیدگاہ اور سڑکوں میں عورتوں اور مردوں میں اختلاط، اور مردوں کے ساتھ دھکم پیل کرنا:

ایسا کرنے میں عظیم فتنہ اور بہت زیادہ خطرہ ہے، عورتوں اور مردوں کو اس سے بچنے کا کہنا واجب ہے، اور اس سے بچنے اور منع کرنے کے حتی الامکان اقدامات کرنا ضروری ہیں، اسی طرح مردوں اور نوجوانوں کو عیدگاہ سے عورتوں کے جانے کے بعد نکلنا چاہیے، عورتوں کے نکلنے سے قبل مرد اور نوجوان نہ نکلیں.

5- بعض عورتوں کا بے پردا اور بن سنور کر خوشبو لگا کر عیدگاہ جانا:

یہ مصیبت اور بیماری عام ہو چکی ہے، اور لوگ اس میں بہت ہی سستی اور کاہلی سے کام لے رہے ہیں، اللہ تعالی ہی مدد فرمائے، حتی کہ بعض عورتیں اللہ تعالی انہیں ہدایت سے نوازے تو نماز تراویح اور نماز عید کے لیے نکلتی ہیں، خوبصورت ترین لباس زیب تن کرتی اور سب سے بہترین خوشبو استعمال کرتی ہیں.

حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جو عورت بھی خوشبو لگا کسی قوم کے پاس سے گزرے اور لوگ اس کی خوشبو محسوس کریں تو وہ زانیہ ہے"

سنن نسائی حدیث نمبر (5126) سنن ترمذی حدیث نمبر (2786). علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب والترھیب حدیث نمبر (2019) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو قسمیں جہنمی ہیں، میں نے انہیں نہیں دیکھا، ایک وہ قوم جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے وہ لوگوں کو ماریگے، اور وہ عورتیں جنہوں نے لباس تو پہنا ہوگا لیکن وہ ننگی ہونگی، دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے، اور خود دوسروں کی طرف مائل ہونے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان جیسے ہونگے، وہ نہ تو جنت میں داخل ہونگی اور نہ ہی اس کی خوشبو کو پائینگی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنے اتنے فاصلہ سے آجاتی ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر(2128).

اس لیے عورتوں کے اولیاء اور ذمہ داران کو اللہ تعالی کا ڈر اور تقوی اختیار کرنا چاہیے اور وہ اپنی ماتحت عورتوں کے متعلق اللہ سے ڈریں، اور اللہ تعالی نے ان کے متعلق جو ذمہ داری ان پر ڈال رکھی ہے اسے پوری کریں، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{مرد عورتوں پر نگران ہیں، اس سبب سے کہ اللہ تعالی نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے}.

لہذا انہیں چاہیے کہ وہ ان کی راہنمائی کریں، اور انہیں اس کام کی طرف چلائیں جس میں ان کی نجات و کامیابی ہو، اور اس میں ان کی دین و دنیا کی سلامتی و بھلائی ہو، اور اللہ تعالی کی حرام کردہ اشیاء سے دوری، اور اللہ تعالی کے قرب والی اشیاء میں ترغیب ہوتی ہو.

5- حرام کردہ موسیقی اور گانے سننا :

اس دور میں جو وبا اور مصیبت عام ہو چکی ہے وہ موسیقی اور ناچ گانے کی وبا ہے، یہ بہت پھیل چکی اور عام ہونے کی بنا پر لوگ اس میں سستی و کاہلی سے کام لیتے ہیں، ٹیلی ویژن میں بھی موسیقی، اور پھر ریڈیو میں بھی، گاڑی میں بھی اور گھر میں بھی اور بازار جائیں تو وہاں بھی، لاحول ولا قوۃ الا باللہ، ہر طرف موسیقی نے گھیر رکھا ہے، بلکہ اب تو موبائل سیٹ بھی اس شر اور برائی سے محفوظ نہیں رہے، کمپنیاں موسیقی ٹونز کی تیاری میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں، جس کی بنا پر یہ موسیقی تو اب مساجد میں بھی پہنچ گئی اور اللہ تعالی کی پناہ اب تو مساجد بھی اس سے محفوظ نہیں رہیں.. جو کہ ایک عظیم شر اور برائی ہے کہ آپ مسجد جو کہ اللہ تعالی کا گھر ہے وہاں بھی موسیقی سنیں گے.

آپ اہمیت کی خاطر سوال نمبر (34217) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں، یہ بالکل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان کا مصداق ہے :

"میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہونگے جو زنا، ریشم، شراب، اور ناچ گانے کو حلال سمجھنے لگیں گے"

اسے بخاری نے روایت کیا ہے.

الحر : حرام فرج یعنی زنا کو کہتے ہیں.

المعازف : یہ ناچ گانا اور اس کے آلات کو کہتے ہیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (5000) اور (34432) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

لہذا مسلمان شخص کو اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرنا چاہیے، اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ اس پر اللہ تعالی کی نعمت کا حق یہ ہے کہ اس نعمت کا شکر ادا کیا جائے، اور یہ کوئی شکر نہیں کہ مسلمان اپنے رب اللہ تعالی کی نافرمانی و معصیت کا ارتکاب کرے، وہی اللہ اور رب ہے جس نے اس پر یہ نعمت کی ہے.

ایک صالح شخص عید کے روز کچھ کھیل کود اور لغو کام کرتے ہوئے لوگوں کے پاس سے گزرا تو انہیں کہنا لگا :

اگر تم نے رمضان المبارک میں اچھائی اور اچھے کام کیے ہیں، تو یہ احسان کا شکر نہیں جو تم کر رہے ہو، اور اگر تم نے غلطی اور برائی کی تو اللہ و رحمن کی نافرمانی کرنے والا ایسے نہیں کرتا.

واللہ اعلم.